

۱۲
”اردو کا فن نگاری“
”امراؤ جان ادا“

ابھی تک اردو ناول نگاری پاؤں پاؤں چل رہی تھی کہ اچانک رسوا
نے انہی کوششوں سے اسے تو انا بنا دیا۔ اس کا قتل ہمیں جو ناول ہے
نحوئے ملتے میں اس میں یا تو نثر احمدی کے نصیحت کرتے ہوئے کردار
میں جو یا تو فرشتہ ہیں یا شیطان۔ دوسرے اجنبی ہیں جو بدخفیف
تغیر ایک ہی جو پھر ایک ہی صورت کے بنے ہیں یا انہی جنور سے کہ
پلاٹ کی تربیت میں سلیقہ بندی ان کے یہاں ملتی ہے سرشار کے
فسانہ آزاد کو ناول بھی قرار نہیں دے سکتے بلکہ ڈاٹسٹان اور ناول کے
درمیان کی کڑی قرار دے سکتے ہیں۔ غرض رسوا کے پہلے اردو
ناول کی کائنات میں نثر احمدی اصلاح بندی شکر کے واقع نگاری
اور سرشار کی کردار نگاری نشوونما ہے

رسوا نے انہی ذات سے ناول کی بہت سی خامیوں کو دور
کیا اور بہت سی کمپوز کو پورا کیا۔ ان کے بیان میں وقت
واقعات، مشاہدات، سیرت، نمائی تمام کو اوقات پر پوری توجہ
ملتی ہے۔
رسوا زندگی کا مشاہدہ بہت گہرے طور پر کرتے ہیں ان مشاہدات کو
حقیقت پسندانہ رنگ میں پیش کرتے ہیں۔ رسوا کے یہاں سطحی روایت
نہیں ملتی۔ وہ حقیقتوں کا گہرا مطالعہ آنے سے لے کر حیرت آمیز رکھتے
ہیں۔ ناول کے پلاٹ میں ان کی نثر اثر ترجمانی کرتے ہیں۔
”امراؤ جان ادا“ اور شریف زادہ میں ہماری معاشرتی زندگیوں کی
پوری معاشرت کے مختلف سامان اور واقعات پیش کرتے انہیں پلاٹ
کی بندش میں برتتے ہیں۔

رسوا کے بیان و اظہان رنگ یا میلان نہیں ملتا۔ ولے ان کے ناولوں
میں بھی سبق ضرور ملتے ہیں لیکن ان نثر کو قضا کرانہ تاثرات سے بھرنا
تکلف کی بیروی ہے نسبتاً زیادہ بہتر طور پر ملتی ہے۔ ناول کی
تکلیف برتنے والوں میں پریم چند اور رسوا کا نام نظر آتا ہے۔ مگر خامی دونوں
میں ہے۔ انہیں ماخوذ کے سلسلے میں ”امراؤ جان ادا“ کے اندر سے جمع ضرور
ملتی ہیں جو غافل ہیں اگر وہ نہ ہوتے تو پلاٹ کی بندش اور ربط و آئندہ
انہی کے ہوتے۔

”امراؤ جانِ ادا“ میں پلاٹ کے لھولے کے بجا وجود کردار نگار کے بلند ہے

امراؤ جاں ایک آزاد اور زندہ کردار ہے۔ جس کی ترقی میں رستوں کا مغل نہیں ہوتا
میں نکلنے کیسے ان کی مدد کرنا تجربوں کو روشن کر دیتے ہیں۔ امراؤ جان
میں سچے کردار ہیں اور کچھ فائلے ہیں۔ یہ کردار اپنے مقصد آت نہیں (نگار
مخبر اور افادیت ہیں) یہ کردار وسیلے ہیں ایک دوسرے سے تہوں میں
بلکہ سب کے سب زندہ ہیں۔ یہ سب چند زاویے دکھانے چلے جاتے ہیں۔ مگر
ہر کوئی زمانے پر اپنا نقش چھوڑتا ہے۔ تعجب تو یہی ہے کہ ہم کسی کو بھول بھی
سکتے۔ یہ واقع منفرد کیفیت اور پُر اثر ہیں۔ رستوں اپنے کرداروں کو سمجھانے
میں ان کی اٹھان میں حقیقت اور زندگی کی لہر داخل کرتے ہیں۔ رستوں کے کردار
موم کی مریخ نہیں ہوتے۔ کرداروں کے پیچھے رستوں نہیں بولتے کردار خود بولتے ہیں
رستوں زندہ انسان بناتے ہیں۔

رستوں کو واقع نگار میں مہارت حاصل ہے۔ دلچسپ انداز روانی کے ساتھ
حقیقتوں کو اجاگر کرتے ہیں۔ کرداروں کی نفسیات کو واضح کرتے ہیں واقعات
کی رمزیت سے مزید اٹھاتے ہیں اور ماحرہ اور روداد کے بہاؤ کو دلچسپ بنا دیتے
قائم رکھتے ہیں۔ واقعات کی پُر تاثر تصویروں کے ساتھ بناتے ہیں اور ان کو
چمکاتے ہیں۔

رستوں کا لکھنے کا بھی کامیابی کا ساتھ ہوتے ہیں۔ ان کا انداز حقیقت پسندی
روانی اور فطری انداز ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے اقصاں ہے۔ ناول میں
لکھنے کا استعمال زیادہ نہیں ہونا چاہیے ڈرامے کی چیز ہے کہیں کہیں زندگی
اور حقیقت کو دکھانے کا یہاں مقالے ہوتے ہیں۔ لیکن کئی وقت ہر مہمان
زیادہ زیادہ آزادی کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں یہ ناول کے لئے عمدہ
نہیں ہے کہوں کہ یہ صفت بیان ہوتا ہے۔ رستوں کا طرز اور اسلوب دقیق ہے
رستوں حقیقی معنوں میں تصور کا نقش رکھتے ہیں وہ آرٹسٹ ہیں۔
اور انسانی نفسیات سے اچھی طرح واقف بھی ہیں۔ معاشرت کی
تصویر دکھانے میں رستوں کے لکھنے کا فہم نے نئی طرح سے کام کیا ہے
کہیں کہیں تصور کے ذریعے جو سادہ مگر خیال انگیز ہے کہیں ڈرامے
کی صورت میں اور کہیں خواب مشابہہ فن کے انداز میں۔ مگر
وہ انہیں بہت ارتقا سے استعمال کرتے ہیں۔ عاقب طور سے
اختصار سے کام لیتے ہیں۔ خانم کے لکھنے کا نقشہ کھینچتا ہے

انہوں نے آسمان کے جزبات پر روشنی ڈالی ہے اس کے بیساز و

سامان محض سامان نہیں۔ اس کی تہ میں حذر قدر ہیں۔
میلے کی فضا میں لاکھ رستوں میں ایک کھینے کا قاعدہ ہے۔
میان ان کی منظر نگاری کا کمال دکھنے میں آتا ہے۔ ریسوا کے بیان
منظر نگاری و قصود بالذات نہیں وہ کسی خاص فضا کے مفہوم
سے آشنا ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو۔

”سادہ کا موسم سے۔ مگر بانی برس کر کھل چکا ہے اور تہ کے
پہر کا وقت سے چمکوں، کو ٹھون اور بلند چار دیواریوں میں
جا بجا دعویٰ ہے۔ لوگ ٹھنڈے آسمان پر آتے جاتے دیکھائی دیتے
میں۔ رنگینی شفق پھیل چکی ہوتی ہے۔“

اس تصور کو بیان میں رنگ اور منطق دونوں کا کام لیا گیا
ناول کے آخر میں امراؤ جان کا ایک تبصرہ ہے جو انجام
اور آغاز کو ملا دیتا ہے پورا ناول منطقی نتیجہ ہے۔